



Seerat Studies Research Journal

eISSN: 2710-5261, pISSN: 2520-3398

Publisher: Department of Seerat Studies

Faculty of Arabic & Islamic Studies

Allama Iqbal Open University, Islamabad

Journal Website: <https://jss.aiou.edu.pk/>

Vol.07 Issue: 07 (January-December 2022)

Date of Publication: 23-December 2022

HEC Category (July 2022-2023):



jss.aiou.edu.pk

| | | | | |
|---|---|---|--|---|
| Article | <p>شہناک نبوی شہناک علیہ السلام کے بیان میں علامہ دمیاطی کا منہج و اسلوب</p> <p>Methodology of Allama Dimyati in Describing Apprantal Biography of Muhammad ﷺ</p> | | | |
| Authors & Affiliations | <p>1. Wisal Ahmad</p> <p>2. Hafiz Saif Ul Rehman</p> | | | |
| Dates | <p>Received: 11-05-2022</p> <p>Accepted: 15-07-2022</p> <p>Published: 23-12-2022</p> | | | |
| Citation | <p>Wisal Ahmad, Hafiz Saif ul Rehman, 2022.</p> <p>شہناک نبوی شہناک علیہ السلام کے بیان میں علامہ دمیاطی کا منہج و اسلوب</p> <p>[online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: <https://iri.aiou.edu.pk/?p=74722> [Accessed 25 December 2022].</p> | | | |
| Copyright Information | <p>شہناک نبوی شہناک علیہ السلام کے بیان میں علامہ دمیاطی کا منہج و اسلوب</p> <p>2022 © by Wisal Ahmad, Hafiz Saif ul Rehman is licensed under Attribution-ShareAlike 4.0 International</p> | | | |
| Publisher Information | <p>Department of Seerat Studies, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad</p> | | | |
| Indexing & Abstracting Agencies | | | | |
| Tehqiqat | IRI | Asian Indexing | Australian Islamic Library | HJRS |
|  |  |  |  |  |

شما نکل نبوی ﷺ کے بیان میں علامہ دمیا طلی کا منہج و اسلوب

Methadology of Allama Dimyati in Describing Apprantal Biography of Muhammad ﷺ

وصال احمد
حافظ سیف الرحمن

Abstract

Biography of Holy Prophet ﷺ is an alive and brilliant topic. Many muslims and non muslims biographers from the first century till now were presented their researches on different angles of the personality of Prophet ﷺ. According to basic resources, biography contain many types. One of them is the methodology of the narrators of Ahadith They collect material from Quran and Ahadith and introduced literary biography. One of the most famous biographer, narrator and commentary of Hadith from 7th century among them was Abdul Momin bin Khalf bin Sharaf Uddin Dimyati (614-705). He compiled his comprehensive book "المختصر" on the biography of Holy Prophet ﷺ according to narrators methodology. In this book, Allama Dimyati has described the features and characteristics of Prophet in the light of the main sources, Quran and Ahadith Nabvi ﷺ. He collects material from basic resources and comprehensive Ahadith. In this paper, the material related to apparent biography of Prophet ﷺ has been analysed.

علامہ دمیا طلی کا نام و نسب

آپ کا پورا نام عبدالمؤمن بن خلف بن شرف بن الحضرة¹ بن موسیٰ التونی الدمیاطی ہے، ان کی کنیت ابو محمد² اور ابو احمد³ ہے اور یہ دونوں ان کے بیٹے ہیں۔

ان کے مشہور القاب میں سے ایک لقب شرف الدین⁴ ہے۔ اور بعض حضرات نے ابن الجامد ان کا لقب⁵ ذکر کیا ہے۔ یعنی پورا نام الحافظ ابو محمد عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی ہے، جو کہ ابن الجامد⁶ سے پہچانا جاتا ہے۔ بعض نے ان کا لقب برہان الدین⁷ اور بعض نے جمال الاسلام⁸ ذکر کیا ہے۔

اور التونی اس کی نسبت "تونه" کی طرف یا "تینیس" گاؤں کی طرف ہے جو کہ دمیاط شہر کے ایک گاؤں کا نام ہے۔ اور دمیاطی، دمیاط شہر کی طرف نسبت ہے۔

جائے پیدائش

حافظ شرف الدین دمیاطی تونہ میں 614ھ میں پیدا ہوئے¹⁰۔

آپ کی ہیئت اور اخلاق

علامہ دمیاطی کے تلامذہ میں سے رحالۃ العبدری نے اپنے استاذ علامہ دمیاطی کے اوصاف بیان کئے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ علامہ دمیاطی رنگ کے انتہائی سفید، عمدہ ہیئت والے، مقبول صورت والے، ہمیشہ مسکرانے والے، پرکشش¹¹ خوبصورت اخلاق والے، خوش لباس¹² پہننے والے خیر والے¹³ انسان تھے۔

ان کے دوسرے شاگرد علامہ ذہبی¹⁴ سے مروی ہے، کہ علامہ دمیاطی انتہائی دیندار، عقلمند، بہت عجز و انکساری کرنے والے، طلباء سے محبت کرنے والے، خوش طبعی رکھنے والے اور خوبصورت¹⁴ داڑھی رکھنے والے شخصیت تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی¹⁵ ان کی خوبصورتی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ علامہ دمیاطی خوبصورت انسان تھے کہ اہل دمیاط جب کسی دلہن کی خوبصورتی بیان کرنے میں مبالغہ کرتے تھے تو کہتے تھے کہ گویا یہ تو ابن جامد¹⁵ ہے (ابن الجامد علامہ دمیاطی کا لقب ہے)

حصول علم کے لئے کاوشیں

علم القراءت

علامہ دمیاطی نے اپنی علمی زندگی کی ابتدا اپنے شہر دمیاط میں علم القراءت سے کی، آپ نے قرآن کریم کی قراءت سب سے اپنے استاذ کمال جو کہ نابینا تھے، اُن سے پڑھی، اور ان کے استاذ ابوالحسن علی بن شجاع بن سالم القرشی العباسی المصر (582 تا 661ھ) ہے، یہ اپنے زمانے میں علم القراءت کے بہت بڑے شیخ تھے، اور علم فنون کے مشارکین میں سے ایک امام تھے¹⁶

علم اصول الفقہ

حافظ دمیاطی اپنی ابتدائی زندگی میں علم اصول فقہ پڑھنے کے لئے اپنے شہر دمیاط میں مصروف عمل ہوئے¹⁷، چنانچہ انہوں نے علم فقہ و اصول فقہ اور علم میراث اپنے استاذ شیخ قاضی ابن خلیل سے پڑھی¹⁸۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنے فتویٰ (مسلک) اور علم ریاضی بھی ان سے پڑھی¹⁹۔ چنانچہ علامی دمیاطی اپنے مذہب (شافعی) میں ممتاز و یگانہ ہو گئے اور بہت وسیع سمجھ اور مضبوط علم والے تھے، اور بہت ساری اصول فقہ کی اصطلاحی زبانیں یاد کیں، حتیٰ کہ ایک مرتبہ امام اسنونی سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ حافظ دمیاطی تو بہت بڑے فقیہ اور اصولی²⁰ تھے اور ابن قاضی نے ان کے بارے میں کہا کہ وہ فقہ میں بہت پختہ تھے²¹ اور علامہ ذہبی نے فرمایا کہ ان کی فقہ میں بہت مضبوط تصانیف²² ہیں۔

لغت عربیہ اور اس کے متعلقہ علوم

حافظ شرف الدین الدمیاطی لغت عربیہ کے بولنے اور سیکھنے میں اپنے شہر دمیاط میں مصروف عمل ہوئے اور بہت عمدہ طریقہ سے عربی زبان کو یاد کرنے والے، عربی زبان کی تہہ تک پہنچنے والے، مبہم جگہوں کی تشریح کرنے والے، اشعار کو قافیہ بنانے کے لئے ترتیب دینے والے اور اس کو منظم انداز میں پروانے والے تھے۔

علامہ اسنوی نے کہا کہ حافظ دمیاطیؒ بہت بڑے نحوی، ادیب امام لغت اور شاعر²³ تھے، علامہ ذہبیؒ نے کہا کہ حافظ دمیاطیؒ کی عربی لغت میں بہت مضبوط تصانیف²⁴ ہیں، ابن کثیر نے کہا کہ انہوں نے علم لغت کا جھنڈا اٹھا ہوا تھا۔

علم الحدیث

پھر حافظ شرف الدین دمیاطی علم الحدیث کی طلب میں مصروف ہوئے، چنانچہ حافظ دمیاطی اپنے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ بن التعمان²⁵ کے پاس دمیاطی آئے، اور انہوں نے ان کو دیکھا جو کہ فقہ اور اصول فقہ میں پختہ اور مضبوط²⁶ ہیں، تو حضرت شیخ نے ان کی علم الحدیث کی طرف رہنمائی فرمائی، اور یہ سن²⁷ (636ھ) کا واقعہ ہے۔

ابن الجزریؒ نے علامہ دمیاطیؒ سے علم حدیث سیکھنے کے متعلق کہا ہے کہ انہوں نے حدیث کو مضبوطی، تقویٰ و پرہیزگاری اور پر اعتمادی کے ساتھ حدیث کو حاصل کیا ہے²⁸۔

علم التاریخ والانساب

بعض کتابوں میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ علامہ دمیاطی علم تاریخ اور علم الانساب کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کی ان کتابوں کی فہرست جو آپ کے ان علوم میں تبحر کو واضح کرتی ہیں، بہت ممتاز ہے، بالخصوص علم النسب میں اگرچہ ان میں سے بعض علوم معرفۃ الحدیث کے ضمن میں شامل ہیں۔

ان کے شاگرد تجیبی نے کہا ہے کہ علامہ دمیاطی روایات کے ایسے سنار ہیں جو رجال حدیث کے ملتے جلتے انساب پر احاطہ کر کے، ان کے نام، کنیتیں، تواریخ، مولید اور وفیات کو جاننے ہوئے، رجال کے بلدان میں متعین مقامات کی تعیین کرتے ہیں، اور میں انہیں اپنے زمانے کے امام دار قطنی کی طرح شمار کرتا ہوں، جو کہ اطراف و جوانب میں علم انساب پر احاطہ کی وجہ سے اتنے مشہور تھے کہ کرہ ارضی پر میں کسی کو نہیں جانتا جو ان سے بڑا عالم یا ان کے قریب تر بھی ہو²⁹۔

علامہ دمیاطی کے شیوخ

علامہ دمیاطی کے علمی شان اور علمی پختگی کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ نے جہاں جہاں حصول علم کے لئے اسفار کئے ہیں تو وہاں آپ کے تمام اساتذہ اور شیوخ کے اسماء بمع اسناد محفوظ رہے، چنانچہ علامہ ذہبی نے کہا ہے کہ آپ کے شیوخ میں پہلا نام ابو علی الحسین بن یوسف بن حسن الصنہاجی الشاطبی الاسکدری ہے³⁰۔

چنانچہ علامہ دمیاطی کے شیوخ کے چند اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

1- احمد بن عمر بن ابراہیم الانصاری الماکلیؒ (578، 656ھ)

2- سلیمان بن عبد المجید بن حسن العجمی الحلبیؒ (606، 656ھ)

3- عبد السلام بن عبد اللہ الحرانی، مجد الدین ابن تیمیہؒ (590، 652ھ)

4- محمد بن احمد بن علی التوزی القسطلانیؒ (614-686ھ)

5- یوسف بن عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی (658-656ھ)

علامہ دمیاطی کے تلامذہ

اسی سلسلہ میں اکابر ائمہ اور مشہور علم حدیث کے حفاظ اور اصحاب التصانیف علامہ حافظ دمیاطی کے تلامذہ میں شامل ہیں، جن میں سے چند کے اسماء زیر قسطاں ہیں۔

- 1- فخر الدین احمد بن عبد الوہاب النویری (677-733)
- 2- علاء الدین علی بن اسماعیل القونوی (668-729ھ)
- 3- تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السسکی (683-756ھ)
- 4- تقی الدین محمد بن ابی بکر الاختائی السعدی (660-750ھ)
- 5- نئس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (673-748ھ)
- 6- اشیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف الجبائی الاندلسی (654-745ھ)

علامہ دمیاطی کا علمی مقام اور خدمات

علامہ حافظ دمیاطی کا علمی مقام اور ان کی علمی خدمات، ان کے معاصر و اہل علاقہ اور بعد میں آنے والے علماء کے اقوال کو دیکھ کر واضح ہو جاتا ہے، جنہوں نے ہمیشہ تعریف و فضائل بیان کئے، اور ان کو ایسے علمی القابات سے نوازا، جس سے ان کی قدر و منزلت اور علو شان واضح ہوتی ہے، میں علامہ دمیاطی کے بعض تلامذہ کے اقوال سے آغاز کروں گا۔

حافظ ذہبی نے اپنے استاذ علامہ دمیاطی کے بارے میں فرمایا کہ علامہ حافظ دمیاطی ہمارے شیخ، امام، حافظ الحدیث، علم الفقہ کے ماہر، محدثین کے شیخ³¹، اور اسی طرح علم الانساب کے ایک امام، علم الحدیث کے نقاد، اور تمام محاسن کو جمع کرنے والے³²، اور اپنے زمانے کے سرچشمہ علوم³³، بہت ہییت و جلال والے³⁴، اور فرمایا کہ میں نے ابوالحجاج المزنی سے سنا ہے کہ میں نے علم الحدیث میں علامہ دمیاطی سے زیادہ قوی حافظہ والا کسی کو³⁵ نہیں دیکھا، اور فرماتے ہیں کہ چار قسم کے لوگ میں نے اپنی زندگی میں بہت ذہین دیکھے ہیں، (1) ابن دقین العید۔ (2) حافظ دمیاطی۔ (3) ابن تیمیہ۔ (4) ابوالحجاج المزنی۔

علامہ دمیاطی کی تصانیف

علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ مؤلف نے سائنسہ تصانیف³⁶ کی ہیں، اور پھر فرمایا کہ ان کی بہت ہی گہری اور اعلیٰ تصانیف³⁷ ہیں۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ ان کی بہت ساری مؤلفات اور تصانیف ہیں کہ جو حدوں کو چھو³⁸ رہی ہیں، پھر فرمایا کہ حسن تالیف و تصانیف میں ان کی کتب اعلیٰ ہیں، بلکہ ان کی تصانیف سے علم پھیلنا³⁹ ہے۔

1- الاربعون⁴⁰ لتساعیات الاسناد والابدال⁴¹

2- الاربعون العوالی من حدیث عزالدین بن عبدالسلام⁴²

3- الاعیان الجیاد من شیوخ بغداد⁴³

4- اخبار الخرج و ما فیہا من القباہل⁴⁴

5- حواشی علی الامام البخاری⁴⁵

6- حواشی علی الامام المسلم⁴⁶

علامہ دمیاطیؒ کی وفات

علامہ دمیاطیؒ بروز اتوار چاشت کے وقت پندرہ ذی القعدہ (705ھ) کو اچانک دارفانی سے کوچ کر گئے، اور ان کی اس تاریخ وفات پر کوئی خاص اختلاف بھی نہیں⁴⁷ پایا جاتا، امام موصوف نے مدرسہ ظاہر یہ میں نماز پڑھی، اور مسند درس حدیث پر آئے، ان کے سامنے احادیث پڑھی گئیں، پھر انہوں نے گھر جانے کی خواہش کی، اور سیڑھیوں پر آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اور مردہ حالت⁴⁸ میں گھر منتقل کر دیئے گئے۔

شمال النبوی ﷺ

شمال نبوی ﷺ پر گفتگو سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی دو جہتیں ہیں، جو ہمیں دعوت و فکر و نظر فراہم کرتی ہیں، ان میں سے ایک یہ کہ تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنیادی امتیازات کیا ہیں؟ اور ان میں کتنی وسعت و ہمہ گیری ہے، دوسرے یہ کہ آپ ﷺ کی زندگی کے ظاہری و باطنی خط و خال کیا تھے؟ اور ان میں اور آپ کی لائی ہوئی تعلیمات میں کتنی ہم آہنگی اور توازن تھا؟ ان میں سے پہلی چیز کو تعلیمات نبوی سے موسوم کیا جاتا ہے اور دوسری کو سیرت نبوی اور شمال نبوی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

شمال کی لغوی و اصطلاحی تعریف

شمال جمع ہے ”الشمال“، کی جیسا کہ ”لسان العرب“ میں مذکور ہے، الشمال: الخلق، والجمع ”الشمال“۔
شمال جمع ”الشمال“، معنی: طبیعت، عادت، سیرت، جیسا کہ بولتے ہیں ”لیس من شمالی أن أعمل بشمالی“، (المنجد اردو مکتبہ مصطفائیہ، دیوبند)
جمع الوسائل مؤلفہ ”ملا علی قاری“، میں شمال کی وضاحت ان الفاظ میں مذکور ہے:
سُمِّيَ الْكِتَابُ بِالشَّمَالِ بِالْبَاءِ جَمْعَ شِمَالٍ بِالْكَسْرِ بِمَعْنَى الطَّبِيعَةِ، لَا جَمْعَ شِمَالٍ.
اصطلاح میں ”شمال“، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و احوال اور عادات کو کہتے ہیں اور بالفاظ دیگر ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم“ کے اخلاق و عادات، فضائل و شیم اور شب و روز کے معمولات کی تفصیلات کا نام ہے۔⁴⁹

رسول اللہ ﷺ کی صفات کا بیان

علامہ دمیاطیؒ نے وصف نبوی ﷺ سے متعلق جامع روایات بیان کی ہے جو کہ کتب احادیث و شمال اور کتب سیرت میں بیان ہوئی ہے، آپ لکھتے ہیں:

حضرت حسن بن علی سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہمالہ تمیمی سے دریافت کیا، اور وہ آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کو بہت ہی کثرت اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے۔ مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ

آپ ﷺ کے اوصاف جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تاکہ میں اس کو ذہن نشین کر لوں۔ پس انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ خود اپنی ذات و صفات کے اعتبار سے شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبے والے تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ قد والے سے طویل اور زیادہ لمبے قد والے سے پست تھا۔ سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ بال مبارک تھوڑے سے گنگریالے تھے، اگر خود ہی مانگ نکلتی تو چھوڑ دیتے ورنہ آپ مانگ نہ نکالتے تھے۔ جن دنوں آپ ﷺ کے بال مبارک زیادہ ہوتے تو کان کی لو سے تجاوز کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا رنگ نہایت چمکدار اور بیشانی کشادہ تھی۔ آپ ﷺ کے ابرو خمدار، باریک اور گنجان تھے اور دونوں آپس میں ملے ہوئے نہیں تھے۔ ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت ابھرتی تھی۔ ناک مبارک بلند تھی اور اس میں ایک نور اور چمک تھی۔ پہلی مرتبہ دیکھنے والا آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا تھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی، آنکھ کی پتلی نہایت سیاہ تھی۔ رخسار مبارک ہموار تھے، آپ ﷺ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک باریک اور آبدار تھے اور دانتوں کے درمیان تھوڑا تھوڑا فاصلہ تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔ آپ ﷺ کی گردن مبارک مورتی کی خوبصورت تراشی ہوئی گردن کی طرح اور چاندی کی طرح صاف تھی۔ آپ ﷺ کے سب اعضاء نہایت معتدل اور پر گوشت تھے اور بدن گٹھا ہوا تھا۔ پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھا۔ آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے زیادہ فصل تھا۔ آپ ﷺ کے جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور بڑی تھی۔ کپڑا اتارنے کی حالت میں آپ ﷺ کا بدن روشن و چمکدار نظر آتا تھا۔ ناف سے سینے کے درمیان ایک لکیر کی طرح بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ اس لکیر کے علاوہ دونوں چھتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھا، البتہ دونوں بازو، کندھوں اور سینہ کے بالائی حصے پر بال تھے۔ آپ ﷺ کی کلانیاں دراز اور ہتھیلیاں فراخ تھیں نیز ہتھیلیاں اور دونوں قدم پر گوشت تھے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں، تلوے قدرے گہرے تھے اور ملاست کی وجہ سے پانی نہیں رکتا، فوراً اٹھل جاتا تھا۔ آپ ﷺ جب چلتے تو آگے کوچک کر تشریف لیجاتے تھے، قدم آہستہ زمین پر رکھتے تھے، قدم زرا کشادہ رکھتے تھے، جب آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا پستی میں اتر رہے ہیں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ ہوتے، نظریں ہمیشہ نیچی رہتی تھی۔ آپ کی نگاہ بہ نسبت آسمان کے زمین پر زیادہ رہتی تھی۔ آپ ﷺ کی عادت شریفہ ہمیشہ گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی، چلنے میں اپنے صحابہ کو اپنے آگے کرتے تھے، جس سے ملتے تو سلام میں خود پہل کرتے۔

میں نے عرض کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی گفتگو کی کیفیت مجھے بیان فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ متواتر غم میں اور ہر وقت سوچ میں رہتے تھے، کسی وقت آپ کو بے فکری اور راحت نہیں ہوتی تھی۔ اکثر اوقات خاموش رہتے اور بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے آپ کی تمام گفتگو ابتداء سے انتہاء تک منہ بھر کر ہوتی تھی۔ جامع الفاظ کے ساتھ کلام فرماتے تھے۔ آپ کا کلام ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا، نہ اس میں فضولیات ہوتی تھیں اور نہ ہی اتنی کوتاہیاں کہ مطلب پوری طرح واضح نہ ہو۔ آپ نہ سخت مزاج تھے نہ کسی کی تذلیل فرماتے تھے۔ اللہ کی نعمت خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے، اس کی

مذمت نہ فرماتے تھے۔ البتہ کھانے کی اشیاء کی نہ مذمت فرماتے نہ زیادہ تعریف۔ دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ کو کبھی غصہ نہ آتا تھا۔ البتہ اگر کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی شخص تجاوز کرتا تو اس وقت آپ کے غصہ کی کوئی شخص تاب نہ لاسکتا تھا اور کوئی اس کو روک بھی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ آپ اس کا انتقام نہ لے لیں۔ اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ندامت ہوتے تھے نہ اس کا انتقام لیتے تھے۔ جب کسی وجہ سے کسی جانب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے۔ جب کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھوں کو پلٹ لیتے تھے۔ اور جب بات کرتے تو گفتگو کے ساتھ ساتھ ہاتھوں سے بھی اشارہ فرماتے اور کبھی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ پر مارتے اور جب خوش ہوتے تو حیا کی وجہ سے گویا آنکھیں بند فرما لیتے۔ آپ کی اکثر ہنسی تبسم ہوتی تھی۔ اس وقت آپ کے دندان مبارک اولے کی طرح چمکدار سفید ظاہر ہوتے تھے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا حضرت حسینؓ سے ایک عرصہ تک ذکر نہیں کیا۔ ایک عرصہ کے بعد جب ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے اس حدیث کو سن چکے ہیں۔ اور یہی نہیں کہ ماموں جان سے صرف یہ حدیث سن لی ہو بلکہ والد صاحب حضرت علیؓ سے حضور ﷺ کے مکان تشریف لے جانے اور باہر تشریف لانے اور حضور ﷺ کا طرز و طریقہ معلوم کر چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت حسینؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے حضور ﷺ کے مکان تشریف لے جانے کے حالات دریافت کئے تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ مکان میں تشریف رکھنے کے وقت کو تین حصوں میں منقسم فرماتے تھے۔ ایک حصہ حق تعالیٰ جل شانہ کی عبادت میں خرچ فرماتے تھے یعنی نماز وغیرہ پڑھتے تھے۔ دوسرا حصہ گھر والوں کے ادائے حقوق میں خرچ فرماتے تھے۔ مثلاً ان سے ہنسنا بولنا، بات کرنا، ان کے حالات کی تحقیق کرنا۔ تیسرا حصہ خاص اپنی ضروریات راحت آرام کے لئے رکھتے تھے۔ پھر اس اپنے والے حصہ کو بھی دو حصوں پر اپنے اور لوگوں کے درمیان اس طرح تقسیم فرمادیتے کہ خصوصی حضرات صحابہ کرامؓ اس وقت میں داخل ہوتے، ان خواص کے ذریعہ سے علوم عوام تک پہنچتے، ان لوگوں سے کوئی چیز بھی نہیں چھپاتے تھے۔ آنے والوں میں اہل فضل یعنی اہل علم و عمل کو حاضری کی اجازت میں ترجیح دیتے تھے۔ اس وقت کو ان کے فضل دینی کے لحاظ سے ان پر تقسیم فرماتے تھے۔ بعض آنے والے ایک حاجت لے کر آتے اور بعض حضرات دو دو حاجتیں لے کر حاضر خدمت ہوتے اور بعض حضرات کئی کئی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے۔ حضور ﷺ ان کی تمام حاجتیں پوری فرمایا کرتے اور ان کو ایسے امور میں مشغول فرماتے جو خود ان کی اور تمام امت کی اصلاح کے لئے مفید اور کارآمد ہوں۔ اور ان علوم و معارف کے بعد حضور ﷺ یہ فرمادیا کرتے تھے کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان مفید اور اصلاحی امور کو غائبین تک بھی پہنچادیں اور نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ کسی عذر کی وجہ سے مجھ سے اپنی ضرورتوں کا اظہار نہیں کر سکتے تم لوگ ان کی ضرورتیں مجھ تک پہنچادیا کرو۔ اس لئے کہ جو شخص بادشاہ تک کسی ایسے شخص کی حاجت پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا تو حق تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو ثوابت قدم رکھیں گے۔ لہذا تم لوگ ضرور اس میں کوشش کیا کرو۔ حضور ﷺ کی مجلس میں ضروری اور مفید ہی باتوں کا تذکرہ ہوتا

تھا۔ صحابہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں دینی امور کے طالب بن کر حاضر ہوتے تھے اور بلا کچھ چکھے وہاں سے نہیں آتے تھے۔ صحابہ کرامؓ حضور اقدس ﷺ کی مجلس سے ہدایت اور خیر کو لے کر نکلتے تھے۔

حضرت حسینؓ کہتے ہیں کہ میں نے باہر تشریف آوری کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ حضور ﷺ ضروری امور کے علاوہ اپنی زبان کو محفوظ رکھتے تھے، آنے والوں کی تالیف قلوب فرماتے اور ان کو مانوس فرماتے تھے۔ ہر قوم کے کریم اور معزز کا اکرام و اعزاز فرماتے اور اس کو خود اپنی طرف سے بھی اسی قوم پر متولی مقرر فرمادیتے۔ لوگوں کو عذاب الہی سے ڈراتے اور خود اپنی بھی لوگوں کے تکلیف پہنچانے یا نقصان پہنچانے سے حفاظت فرماتے تھے لیکن باوجود احتیاط رکھنے اور احتیاط کی تاکید کے کسی سے اپنی خند پیداشانی اور خوش خلقی کو نہیں ہٹاتے تھے۔ اپنے دوستوں کی خبر گیری فرماتے، لوگوں کے حالات اور آپس کے معاملات کی تحقیق فرما کر ان کی اصلاح فرماتے۔ اچھی بات کی تحسین فرما کر اس کی تقویت فرماتے اور بری بات کی برائی بتا کر اس کو زائل فرماتے اور روک دیتے۔ حضور اکرم ﷺ ہر امر میں اعتدال اور میانہ روی اختیار فرماتے تھے۔ لوگوں کی اصلاح سے غفلت نہ فرماتے تھے کہ مبادا کہ وہ دین سے غافل نہ ہو جائیں۔ ہر کام کے لئے آپ کے یہاں ایک خاص انتظام تھا۔ امر حق میں نہ کبھی کوتاہی فرماتے تھے نہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے خلقت کے بہترین افراد ہوتے تھے۔ آپ کے نزدیک افضل وہی ہوتا تھا جس کی خیر خواہی عام ہو یعنی ہر شخص کی بھلائی چاہتا ہو۔ آپ کے نزدیک بڑے رتبہ والا وہی ہوتا تھا جو مخلوق کی غم گساری اور مدد میں زیادہ حصہ لے۔ حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی مجلس کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کی نشست و برخاست سب اللہ کے ذکر کے ساتھ ہوتی تھی اور جب کسی جگہ آپ تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں تشریف رکھتے اور اسی کالوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ جہاں جگہ خالی مل جائے، بیٹھ جایا کریں۔ آپ کے پاس ہر بیٹھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ حضور ﷺ میرا سب سے زیادہ اکرام فرما رہے ہیں۔ جو آپ کے پاس بیٹھتا کسی امر میں آپ کی طرف مراجعت کرتا تو حضور ﷺ اس کے پاس بیٹھے رہتے یہاں تک کہ وہ خود اٹھنے کی ابتداء کرتے۔ جو آپ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ اس کو مرحمت فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے۔ آپ کی خند پیداشانی اور خوش خلقی تمام لوگوں کے لئے عام تھی۔ آپ تمام مخلوق کے شفقت میں باپ تھے اور تمام مخلوق کے حقوق میں آپ کے نزدیک برابر تھیں۔ آپ کی مجلس، مجلس علم و حیا اور صبر و امانت تھی۔ نہ اس میں شور و شغب ہوتا نہ ہی کسی کی عزت و آبرو اتاری جاتی تھی۔ اس مجلس میں اگر کسی سے کوئی لغزش ہو جاتی تھی تو اس کو شہرت نہیں دی جاتی تھی۔ آپس میں سب برابر شمار کئے جاتے تھے۔ ایک دوسرے پر فضیلت تقویٰ سے ہوتی تھی۔ ہر شخص دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آتا تھا۔ بڑوں کی تعظیم کرتے تھے۔ چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے۔ اہل حاجت کو ترجیح دیتے تھے۔ اجنبی مسافر آدمی کی خبر گیری کرتے تھے۔

حضرت حسینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے آپ ﷺ کا اہل مجلس سے طرز پوچھا تو فرمایا کہ آپ ﷺ ہمیشہ خند پیداشانی اور خوش خلقی کے ساتھ رہتے تھے، نرم مزاج تھے، نہ سخت گوہ تھے اور نہ ہی سخت دل تھے، نہ تو آپ ﷺ چلا کر بولتے تھے اور نہ ہی فحش گوئی کرتے، نہ کسی سے ناگواری کرتے تھے اور نہ ہی عیب جوئی کرتے تھے، نہ ہی

کسی کی بہت زیادہ تعریف کرتے تھے۔ آپ ﷺ ناپسندیدہ بات سے اعراض کرتے تھے، نہ تو کسی کو مایوس کرتے اور نہ ہی کسی کو بدظن کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو تین باتوں سے بالکل الگ رکھتے تھے: جھگڑے سے، بہت زیادہ بولنے سے اور فضول باتیں کرنے سے۔ اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا کر رکھا تھا۔ کسی کی مزمت کرتے، نہ کسی کو عار دلاتے، اور نہ ہی کسی کے عیوب تلاش کرتے تھے۔ صرف وہی کلام فرماتے تھے جو باعث اجر و ثواب ہو۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو حاضرین مجلس اس طرح گردن جھکا کر خاموش رہتے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ جب آپ ﷺ خاموش ہوتے تب دوسرے حضرات کلام کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے سامنے کوئی کسی بات پر جھگڑا نہیں کرتا تھا۔ جب کوئی بات کرتا تو اس کے خاموش ہونے تک سب ساکت رہتے تھے۔ آپ ﷺ کی مجلس میں ہر شخص کی بات ایسی ہوتی تھی جیسے کہ سب سے پہلے شخص کی گفتگو ہو، جس بات سے سب ہنستے تو آپ ﷺ بھی تبسم فرماتے تھے، اور جس بات سے سب تعجب کرتے تو آپ ﷺ بھی تعجب فرماتے تھے۔ اجنبی شخص کی سخت گفتگو اور بے تمیزی سے کلام پر صبر فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے صحابہ مسافروں کو آپ کی مجلس میں لے کر آتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کسی طالب حاجت کو دیکھو تو ان کی امداد کیا کرو۔ آپ ﷺ کی اگر کوئی صرف بطور شکریہ اور ادائے احسان پر تعریف کرتا تو سکوت فرماتے تھے ورنہ گوارہ نہ کرتے۔ کسی شخص کی گفتگو نہیں کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی گفتگو ختم نہ کریں یا پھر مجلس سے نہ اٹھے۔

حضرت حسین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے آپ ﷺ کی خاموشی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ آپ ﷺ کی خاموشی چار طرح کی تھی: بردباری، ڈر، غور اور فکر کی وجہ سے تھی۔ جہاں تک آپ ﷺ کا تدبر تھا تو وہ دیکھنے اور لوگوں سے سننے کے لئے تھا۔ اور جہاں تک سوچنے کی بات ہے تو وہ ان امور کے بارے میں ہوتا جو فنا ہونے اور باقی رہنے والے ہیں۔ آپ ﷺ میں بردباری اور صبر جمع تھی۔ پس آپ ﷺ نہ تو کسی چیز سے غصہ ہوتے اور نہ ہی بیزار ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کا احتیاط چار چیزوں پر منحصر تھا: اچھی چیز کو لیتے ہیں تاکہ اس کی پیروی کریں، برائی سے دور رہتے تھے تاکہ اس سے بچ سکے، امت کی بہتری اور اصلاح میں غور و فکر کرتے اور ان امور کو قائم کرتے جن میں امت کی دنیا و آخرت جمع ہو۔⁵⁰

بعض اہل علم یہی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ درمیانہ قد کے تھے لیکن جب آپ دراز قد کے لوگوں کے ساتھ چلتے تو اونچے لگتے تھے، رنگ پمکدار اور سرخی مائل تھا، پیشانی کشادہ تھی، دونوں ابرو ملے ہوئے نہیں تھے، ناک قدرے اونچی تھی، گھسنی داڑھی اور رخصار ہموار تھے (گوشت لگا ہوا نہیں تھا)، آنکھ کی پتلی نہایت سیاہ تھی، دانتوں کے درمیان زرارہ فاصلہ تھا، سینے سے ناف تک ایک پتلی سی بالوں کی ایک لکیر تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے، چلتے وقت پورے قدم زمین پر رکھتے تھے، تلوے میں کوئی خلا نہیں تھا، تھوڈی کے نیچے کچھ بال سفید تھے، اور آپ ﷺ بالوں کو سیدھا رکھتے تھے کوئی مانگ نہیں نکالتے تھے پھر جب مانگ نکالنے کا حکم دیا گیا تو مانگ نکالتے تھے، اور یہ اوصاف ہند بن ابی ہالہ کے اوصاف سے مختلف ہیں حالانکہ وہ آپ ﷺ کے اوصاف کو بہت زیادہ بیان کیا کرتے تھے، اس بات میں کہ آپ ﷺ کے تلوے مبارک پر خلا تھا یعنی زمین سے بہت دور تھے، اور اس بات میں بھی کہ دنوں ابرو و خمدار، باریک اور جدا جدا تھی۔⁵¹

خطبہ نبوی ﷺ کے لئے ممبر بنانا

حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں (محمد بن عمر نے کہا کہ محمد بن عبدالرحمن کے علاوہ مجھے سب نے بتایا) کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز مسجد میں ایک کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑا ہونا مجھ پر گراں ہے، تمہیں داری نے گزارش کی، یا رسول اللہ ﷺ، کیا میں آپ کے لئے ایک ممبر نہ بنا دوں، جیسا کہ میں نے ملک شام میں بنتے دیکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا، سب کی رائے ہوئی کہ آپ ﷺ اسے بنا لیں، عباس بن عبدالمطلب نے کہا کہ میرا ایک غلام ہے، جس کا نام کلاب ہے، وہ سب سے زیادہ کام کرنے والا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ اسے حکم دیں کہ وہ اس ممبر کو بنا دے، حضرت عباس نے اسے جنگل میں درخت اٹلہ⁵² (کاٹنے کو) بھیجا (جس کی لکڑی سخت اور مضبوط ہوتی ہے) اس نے اسے کاٹا، اسکے دو درجے اور ایک نشست گاہ بنا کے لایا، اور اسی مقام پر رکھ دیا جہاں آج ہے۔⁵³ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میرا یہ ممبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے⁵⁴، اور میرے ممبر کے پائے جنت کے مراتب ہیں،⁵⁵ فرمایا کہ میرا ممبر میرے حوض کوثر پر ہے،⁵⁶ اور فرمایا کہ میرے ممبر اور میرے حجرے کے درمیان جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔⁵⁷

آپ ﷺ کے کپڑوں کا بیان

آپ ﷺ کے پاس ایک عمامہ تھا، جسے صحابہ⁵⁸ کہا جاتا تھا، اور اس کے نیچے آپ لاطیہ (اللاطئة: أي اللاصقة بالرأس) سر کے ساتھ چمٹی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے، اور ایک چادر ہوتی تھی، جس کا نام الفتح تھا۔⁵⁹ حضرت حسن سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا جھنڈا کالے رنگ کا تھا، جس کا نام عقاب تھا اور آپ کا عمامہ بھی کالے رنگ کا تھا، جب آپ ﷺ عمامہ باندھتے تو اس کے کناروں کو دونوں شانوں کے درمیان ڈالتے تھے۔⁶⁰ حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سفید ٹوئیاں اور بٹن والی ٹوئیاں اور کانوں والی ٹوئیاں پہنا کرتے تھے۔⁶¹

حضرت انس سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی قمیص کاٹن کی تھی، لمبائی بھی کم تھی اور آستین بھی چھوٹی تھی۔⁶² عروہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی چادر کی لمبائی چار گز ہے اور اس کی چوڑائی دو گز اور ایک باشت ہے۔⁶³ ابوداؤد نے اپنی سنن میں یونس بن حارث ثقفی کی حدیث روایت کی ہے، وہ ابو عون محمد بن عبید اللہ بن سعد ثقفی کوئی سے اور وہ اپنے والد سے، اور وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ چٹائی پر اور دباغت دیئے ہوئے بالوں کی جلد پر نماز پڑھتے تھے۔⁶⁴

رسول اللہ ﷺ کے سونے کی انگوٹھی

حضرت ابن عمر سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سونے کی مہر بنوائی، جب آپ ﷺ اسے اپنے داہنے ہاتھ پہنتے تھے تو اس کا نینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے، پھر لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں (مہریں) بنوائیں تو رسول اللہ

ممبر پر بیٹھے، آپ ﷺ نے اسے اندر ڈالا، اور فرمایا کہ میں انگوٹھی (مہر) پہنتا تھا، اور اس کا گنبد ہتھیلی کی طرف رکھتا تھا، آپ ﷺ نے اسے چھینک دیا اور فرمایا کہ واللہ میں اسے کبھی نہ پہنوں گا، نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی چھینک دی، تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں چھینک دیں۔⁶⁵

آپ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر روم کے نام فرمان تحریر فرمایا اور اس پر مہر نہیں لگائی، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ بغیر مہر کے آپ کا فرمان پڑھا نہیں جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے ایک چاندی کی مہر بنوائی، اور اس پر نقش کر دیا، نقش یہ تھا محمد رسول اللہ، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی گویاب بھی مجھے نظر آرہی ہے۔⁶⁶

ابن سعد نے روایت کی کہ سند بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے عبد اللہ نمیر نے بتایا وہ عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، وہ نافع اور وہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی، آپ ﷺ کے بعد وہ پھر حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں رہی، ان کے بعد وہ حضرت عمر کے ہاتھ میں رہی، یہاں تک کہ چاہ اریس⁶⁷ میں حضرت عثمان کے ہاتھ سے گر پڑی۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔⁶⁸

رسول اللہ ﷺ کے نعلین اور موزے مبارک

ابن سعد نے کہا کہ مجھے یزید بن ہارون نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہمام نے بتایا وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ سیدنا انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پاپوش میں دو تسمے تھے،⁶⁹ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ ان پر بال نہ تھے۔⁷⁰

ہشام بن عروہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پاپوش دیکھی جو پتی ایڑی والی اور زبان کی طرح نوک دار تھی، اس کے دو تسمے تھے۔⁷¹

رسول اللہ ﷺ کی مسواک

ابن سعد نے کہا کہ مجھے سعید بن منصور نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ مجھے بیثم نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو مرثد نے بتایا اور وہ واصل بن عبد الرحمن رقاشی بصری ہے (اور یہ دونوں حسن سے روایت لینے پر متفق ہیں) وہ سعد بن ہشام سے اور وہ سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ رات کو رسول اللہ ﷺ کی مسواک رکھ دی جاتی تھی اور آپ ﷺ مسواک شروع کرتے، جب رات کی نماز کو اٹھتے تو مسواک کرتے، وضو کرتے، مختصر سی دور کعتیں پڑھتے پھر آٹھ رکعتیں پڑھتے، تب وتر پڑھتے تھے۔⁷²

رسول اللہ ﷺ کا گنگھا، سرمہ، آئینہ اور پیالہ

ابن سعد نے کہا کہ مجھے فضل بن ذکین نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھے مندل نے بیان کیا، وہ ثور سے روایت کرتے ہیں وہ خالد بن معدان سے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں گنگھا، آئینہ، تیل، مسواک اور سرمہ لے جاتے تھے۔⁷³

مندل سے مروی ہے کہ وہ ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کنگا ہاتھی کے دانت کا تھا،⁷⁴ سیدنا انس بن مالک سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت سر میں تیل ڈالتے، اور داڑھی پانی سے صاف کرتے تھے۔⁷⁵ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اٹھا استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ نظر کو تیز کرتا ہے، بال اگانا ہے اور آنکھ روشن کرنے والی چیزوں میں سے بہترین ہے۔⁷⁶

آپ ﷺ کا موچھیں تراشنا

عبید اللہ بن عبد اللہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مجوسی (پارسی) آیا، جو اپنی موچھیں بڑھائے اور داڑھی کتروائے ہوئے تھا، فرمایا کہ تجھے اس کا حکم کس نے دیا؟ اس نے کہا کہ میرے رب نے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اپنی موچھیں کتر و اوں اور ڈاڑھی بڑھاؤں۔⁷⁷

بالوں پر چونے کا لپ

ابو معشر ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جب پوشیدہ بال دور کرنے کے لئے) چونے کا لپ لگاتے تھے، تو اپنے ہی ہاتھ سے پوشیدہ مقام اور زیر ناف کام لیتے تھے۔⁷⁸ ابن سعد نے کہا کہ مجھے عبد الوہاب بن عطاء نے بتایا وہ حنظلہ سے روایت کرتے ہیں، وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ناخن اور موچھیں کترانا اور زیر ناف کے بال مونڈنا فطرت ہے۔⁷⁹

آپ ﷺ کے سفید بالوں کا بیان

ابن سعد نے کہا کہ مجھے عفان بن مسلم نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ مجھے حماد بن سلمہ نے بتایا، وہ ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ بوڑھے ہو گئے تھے، انہوں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو بڑھاپے کا عیب نہ جانا، آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں تقریباً ستترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے۔⁸⁰ سیدنا قتادہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی خضاب نہیں لگایا، داڑھی کے اگلے حصہ میں زیریں لب تھوڑی سی سفیدی تھی اور سر میں اس قدر سفیدی کم تھی کہ نظر بھی نہ آتی تھی۔⁸¹

ثبوت خضاب کی روایات

ابن سعد نے کہا کہ مجھے ہاشم بن قاسم کنانی نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ مجھے عاصم بن عمر نے بتایا وہ عبد اللہ بن سعید مقبری سے روایت کرتے ہیں وہ عبید بن جریج سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے بیان کرتے ہوئے سنا، فرمایا کہ میں ابن عمر کے پاس گیا اور کہا میں دیکھتا ہوں کہ سوائے اس زردی کے آپ اپنی داڑھی کا رنگ اور کسی رنگ سے نہیں بدلتے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بھی یہی کرتے تھے۔⁸²

ابو رمثہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بال کان کی لوتک تھے، ان میں حنکا کا اثر تھا۔⁸³

کراہت خضاب کی روایات

ابن سعد نے کہا کہ مجھے یزید بن ہارون اور عبداللہ بن نمیر اور محمد بن عبداللہ انصاری نے بتایا، یہ محمد بن عمر سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو سلمہ سے اور وہ سیدنا ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑھاپے کا (بالوں کا سفید) رنگ بدل دو، اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت نہ کرو۔⁸⁴ ابن سعد نے کہا کہ مجھے محمد بن کناسہ اسدی نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہشام بن عروہ نے بتایا وہ عثمان بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اور سیدنا زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کو بدل دو اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔⁸⁵

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ سب سے اچھی چیز جس سے تم اپنے بڑھاپے کا رنگ بدلو، حنا اور نیل ہے۔⁸⁶

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سب سے اچھی چیز جس سے تم اپنے بڑھاپے کو بدلو، حنا اور نیل ہے۔⁸⁷

ابراہیم بن محمد بن سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود اپنے بڑھاپے کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا وہ کسی رنگ سے نہیں بدلتے، فرمایا کہ تم لوگ ان کی مخالفت کرو اور سب سے افضل چیز جس سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلو، حنا اور نیل ہے۔⁸⁸

سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے، لہذا تم لوگ ان کی مخالفت کرو۔⁸⁹

عمر و بن عاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔⁹⁰ سیدنا عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی، (جنگلی) کبوتروں کی طرح سیاہ خضاب لگائے گی، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گے۔⁹¹

زہری سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ وہ شخص ملعون ہے جو داڑھی کو سیاہی سے بدلے۔⁹²

بالوں پر چونے کا لپ

سیدنا براء بن عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایسے بال تھے جو شانوں سے لگتے تھے،⁹³ سیدنا براء بن عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کان کی لوتک تھے،⁹⁴ حضرت سیدنا براء بن عازب سے مروی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ سرخ جوڑے میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین معلوم ہوتا، آپ ﷺ کے بال مبارک شانوں کے قریب لگتے تھے۔⁹⁵

سیدنا براء بن عازب سے مروی ہے کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا، جب آپ ﷺ سرخ (جوڑا) لباس میں پیادہ چلتے تھے، اور بال دونوں شانوں کے قریب لگتے تھے۔⁹⁶

آپ ﷺ کا حجامہ لگوانا

حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ابو طیبہ کو بلا یا پس انہوں نے آپ ﷺ کا حجامہ لگایا پھر آپ ﷺ نے ان سے اجرت کا پوچھا تو عرض کیا تین صاع، تو آپ ﷺ نے ایک صاع کم کرنے کا فرمایا۔⁹⁷

ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حجامہ لگوایا اور اجرت بھی ادا کر دی، اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ ﷺ اجرت نہ دیتے۔⁹⁸

حضرت جابر سے مروی ہے کہ ابو طیبہ اٹھارہ رمضان المبارک کو دن کے وقت حجامہ لگانے کے آلات لے کر ہمارے پاس آئے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کہاں تھے؟، تو بتایا کہ میں آپ ﷺ کے پاس ان کا حجامہ لگا رہا تھا۔⁹⁹

رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کا بیان

پہلی تلوار جو رسول اللہ ﷺ کی ملکیت میں آئی اس کو "مانور" کہا جاتا ہے۔ اور اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جنت سے آئی ہے اور آپ ﷺ کو اپنے والد سے وراثت میں ملی تھی، اور ہجرت کے وقت آپ ﷺ اس کو ساتھ لے کر مدینہ تشریف لائے تھے۔¹⁰⁰ اور جب آپ ﷺ بدر کی طرف جا رہے تھے تو سعد بن عبادہ نے آپ ﷺ کو ایک تلوار بھیجی جسے "عضب" کہا جاتا ہے، اور العضب مصدر ہے غضب عسباً سے، (جب وہ کاٹتی ہے)۔ اور آپ ﷺ کے پاس ایک "ذولفقار" تھی۔ اس کو ذولفقار اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح جوڑ بنے ہوئے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ عاصی بن منبہ بن حجاج بن عامر بن حزیفہ بن سعد بن سہم کی تھی، عاصی، اس کا والد اور اس کا چچا، غزوہ بدر میں کفر کی حالت میں مارے گئے، اس کے والد اور چچا غزوہ بدر میں لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور وہ دونوں بنو سہم کے سردار تھے۔

"ذولفقار" کبھی آپ ﷺ سے الگ نہیں ہوئی، ہر غزوہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتی تھی۔ اور اس کا دستہ، دستے کی ٹوپی، حلقہ، نقش و نگار، دونوں دھارا اور پھل چاندی کا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی زرہیں، کمائیں، نیزوں اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں کا بیان

آپ ﷺ کے پاس ایک زرہ تھی جسے "ذات الفضول" کہا جاتا تھا، اس کی لمبی ہونے کی وجہ سے۔ یہ تلوار سعد بن عبادہ نے اس وقت بھیجی جب آپ ﷺ بدر کی طرف جا رہے تھے، ایک اور زرہ تھی جسے "ذات الوشاح" کہا جاتا تھا اور وہ دونوں طرف سے کرٹیوں والی تھی، اور ایک "ذات الحواشی" تھی۔ دوزرہ بنو قینقاع سے ملی تھی: "سعدیہ" اور "فضہ"، اور فضہ داؤد علیہ السلام کی زرہ تھی جسے انہوں نے جالوت کے قتل کرتے وقت پہنی تھی۔¹⁰¹

آپ ﷺ کے پاس ایک اور زرہ تھی جس کو "بتراء" کہا جاتا تھا اس کی چھوٹی ہونے کی وجہ سے۔ اور ایک زرہ تھی جس کو "خرنق" کہا جاتا ہے، اور خرنق خرگوش کے بچے کو کہتے ہیں۔ غزوہ احد والے دن آپ کے پاس دوزرہیں تھی، ذات الفضول اور فضہ۔ اور غزوہ خیبر میں بھی دوزرہیں تھی، ذات الفضول اور سعدیہ۔ پس یہ سات ہو گئی۔

آپ ﷺ کے پاس پانچ کمانے تھیں، ایک کمان کو "الزول" کہا جاتا تھا، اور تین کمانے بنوقینقاع کے اسلحے سے ملی تھی، ایک کو "الروحا" کہا جاتا تھا، ایک کو "الصفراء" کہا جاتا تھا اور یہ درخت کی بنی ہوئی تھی، ایک کمان پہاڑی پھلدار درخت شوحط سے بنی ہوئی تھی جس کو "البیضاء" کہا جاتا تھا، اور ایک کمان جونج کے درخت کی بنی ہوئی تھی جس کو "الکتوم" کہا جاتا ہے اس کی تیر پھینکتے وقت آہستہ آواز کی وجہ سے۔ یہ غزوہ احد والے دن نوٹیتھتوا سے قنا، مینعمان الظفری نے اٹھایا تھا۔¹⁰²

آپ ﷺ کے پاس ایک تیر کش تھا یعنی جس میں تیر رکھے جاتے ہیں، اس کو "الجمع" کہا جاتا تھا۔ اور اس کو الکافور بھی کہتے تھے اور کافور انگور کے گچھے اور کھجور کے شگوفے کو کہتے ہیں۔ یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ بھی تیر کا غلاف ہوتا ہے اور اسکے تیر کو "الموتصلہ" یا "المتصلہ" بھی کہا گیا ہے یعنی وہ تیر جو میدان جنگ میں پہنچے۔

آپ ﷺ کے گھوڑوں کا بیان

آپ ﷺ کی ملکیت میں سب سے پہلے "سکب" آیا، اور اعرابی کے نزدیک اس کا نام "ضرس" تھا جس کو دس اوقیہ¹⁰³ کے بدلے خریدا تھا۔ یہ سب سے پہلا گھوڑا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ نے احد کی جنگ لڑی۔ اس روز سوائے اس گھوڑے کے اور ابو بردہ بن نبار کے ایک گھوڑے جس کا نام "ملاوح" تھا مسلمانوں کے ہمراہ اور کوئی گھوڑا نہ تھا۔ ابن اثیر¹⁰⁴ فرماتے ہیں کہ یہ گندمی رنگ کا تھا¹⁰⁵، اسی طرح ابن عباس سے بھی روایت ہے وہ یہ کہ آپ ﷺ کے پاس گندمی رنگ کا ایک گھوڑا تھا جس کو سکب کہا جاتا تھا۔¹⁰⁶

آپ ﷺ کے پاس تین گھوڑے تھے: ان کو چارہ سعد بن سعد، ابو سہل بن سعد کے ہاں دیا جاتا تھا، پس میں نے آپ ﷺ سے سنا، اللزاز، الحیف، اور الطرب۔¹⁰⁷

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے علاوہ اور بھی گھوڑے تھے اور وہ "ابلق" تھا جس پر بعض صحابہ کرام نے سواری کی ہے۔ اور ذوالعتقال، ذولمہ، مرتجل، مراوح، سرحان، یعوب، یغضب، بحر، یہ سیاہ و سرخ رنگ کا تھا، ادھم، سحاء، سجال، ملاوح، طرف، اور نجیب تھے۔ یہ پندرہ ہو گئے اختلاف رائے کے ساتھ۔ اور ان کے بدلے میں تفصیل کے ساتھ میں نے اپنی کتاب "کتب النخیل" میں ذکر کیا ہے۔ اور ان کی زین کھجور کی چھال کی بنی ہوئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے خچروں اور گدھوں کا بیان

آپ ﷺ کے پاس ایک بھورے رنگ کا خچر تھا جسے "دلدل" کہا جاتا تھا۔ یہ آپ ﷺ کو مصر کے بادشاہ مقوقس¹⁰⁸ نے ایک گدھے کے ساتھ ہدیہ کیا تھا جسے "عفیر" کہا جاتا تھا۔ ایک اور خچر تھا جسے "فضہ" کہا جاتا تھا اور یہ فروہ بن عمر الجزائی نے ایک گدھے "یعفور" کے ساتھ ہدیہ کیا تھا، پھر یہ خچر آپ ﷺ نے ابو بکر صدیق کو ہدیہ کیا۔ اور ایک خچر آپ ﷺ کو ابن العلماء، ایللیہ کے بادشاہ نے ہدیہ کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کا ذکر

آپ ﷺ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس پر مکہ سے مدینہ ہجرت کی تھی اور اس کا نام قصویٰ، عضباء اور جدعاء تھا۔ اور ایک شہباء تھی۔ قدامہ بن عبداللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سرخ اونٹ پر عرفات کے میدان میں حج کے موقع پر دیکھا¹⁰⁹۔

رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والے دن خراش بن امیہ خزاعی کو حضرت عثمان سے پہلے قریش مکہ کی طرف خبر لینے کے لئے انہیں اپنے ایک اونٹ پر سوار کر کے بھیجا تھا جسے "ثعلب" کہا جاتا تھا۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کے اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دی اور خراش کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے انہیں روکا تو ان کا راستہ خالی کر دیا، اور یہ وہی شخص تھا جنہوں نے صلح حدیبیہ والے دن آپ ﷺ کے بال منڈھائے تھے۔ آپ ﷺ نے حدیبیہ والے دن ایک اونٹ مشرکین کی طرف ہدیہ بھیجا تھا، جو کہ ابو جہل کا تھا اور اس کے ماتھے پر چاندی کی طرح چمک تھی، تاکہ اس کے ذریعے مشرکین کو غصہ دلایا جائے، یہ آپ ﷺ کو غزوہ بدر میں غنیمت میں ملا تھا، اور وہ اصریل تھا اس پر جنگ بھی کی گئی اور اس سے نسل سازی بھی کی گئی۔

آپ ﷺ کے پاس پندرہ دودھ دینے والی اونٹنیاں تھی اور آپ ﷺ کے یسار نامی ایک غلام قباء کے قریب ذی جدر¹¹⁰ کے مقام پر چراتے تھے، ذی جدر مدینہ منورہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عیر¹¹¹ میں واقع ہے۔ اور قبیلہ عرینہ کے لوگوں نے ان کو بھگا یا اور یسار کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اور اس کے زبان اور آنکھوں میں کانٹے چھبو کر اسے قتل کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے کر زبن جابر فہری کو بیس گھوڑ سواروں کے ساتھ ان کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے ان کو پایا اور ان کو اپنے پیچھے گھوڑوں میں باندھ کر مدینہ منورہ لے آئے تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے گئے اور آنکھوں کو داغ کر ان کو لٹکایا گیا، اور اسی واقع پر یہ آیات مبارکہ نازل ہوئی تھی۔ ("انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ")¹¹²۔

ترجمہ: بیشک یہ ان لوگوں کا بدلہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔

اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس سات بھیریں تھیں جنہیں ام ایمن چرایا کرتی تھی۔ اور آپ ﷺ کے پاس دودھ دینے والی سات بکریاں تھیں: عجرہ، زمر، تنا، برکہ، ورثہ، اطلال، اطراف¹¹³۔

مندرجہ بالا شمائل، خصائل اور معمولات نبوی ﷺ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ شمائل نبوی ﷺ کے

بیان میں علامہ دمیاٹی کا منہج محدثانہ ہے۔

1۔ اس لئے کہ وہ معروف روایت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

2۔ بنیادی مصادر کا حوالہ دیتے ہیں۔

3۔ اگر کسی حدیث میں اختلاف ہو تو اس کو بھی ذکر کرتے ہیں۔

4۔ اختلافی روایات بیان کرتے ہوئے اپنی آراء اور ترجیحات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

5۔ شمائل نبوی ﷺ کے بیان میں علامہ دمیاٹی جامع معلومات جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

-
- 1 في طبقات فقهاء الشافعيين لابن كثير (ج2 ص951)
 - 2 رحلة العبدري ص132 وطبقات الشافعية الكبرى ج10 ص103
 - 3 مستفاد الرحلة والاعتراب (ص38)
 - 4 طبقات السكي (ج10 ص103)
 - 5 برنامج الواوي آشي ص148، والدر الكامنة (ج2 ص418)
 - 6 توضيح المشتبه (ج3 ص29)
 - 7 الهداية والنهاية (ج14 ص42)
 - 8 مستفاد الرحلة (ص38)
 - 9 المشتبه للذهبي (ص101)
 - 10 مستفاد الرحلة (ص89)
 - 11 رجل دكين: رميز و تورزين، يقال للرجل اذا كان ساكنا وقولا، لسان العرب (مادة: دكن)
 - 12 السرارة: المرأة والشرف وهي سر والرجل: اي كل ما ارتفع منه علا، لسان العرب مادة سميت
 - 13 رحلة العبدري (ص133)
 - 14 تذكرة الحفاظ (ج4 ص1487)
 - 15 الدر الكامنة (ج2 ص417) والهدر الطالح (ص403)
 - 16 انظر عنه: معرفة القراء الذهبي (ص658)
 - 17 الدر الكامنة (ج2 ص417)
 - 18 طبقات الاسنوي (ج1 ص270)
 - 19 الرحلة والاعتراب (ص38)
 - 20 طبقات الشافعية (ج1 ص270)
 - 21 طبقات الشافعية (ج2 ص76)
 - 22 مجمع الشيوخ (ج1 ص424)
 - 23 طبقات الشافعية (ج1 ص270)

- 24 مجمع الشيوخ (ج1 ص424)
- 25 هو: بن النعمان التلمس، ابني المرسي، الزاهد (607، 683هـ) انظر عنه العبر (ج3 ص354) وطبقات الاولياء ابن الملقن (488) وحسن المحاضرة (ج1 ص522) وشذرات الذهب (ج7 ص670)
- 26 طبقات الاسنوي (ج1 ص280) وطبقات السبكي (ج10 ص103)
- 27 طبقات ابن قاضي شهبه (ج3 ص76) و مجمع الشيوخ للذهبي (ج1 ص424)
- 28 غايه النهاييه (ج1 ص472)
- 29 مستفاد الرحله: (ص37)
- 30 انظر: نوات الوفيات (ج2 ص323)
- 31 طبقات الحفظاظ (ج4 ص1477-1478)
- 32 مجمع الشيوخ (ج1 ص424)
- 33 معرفه القراء الكبار (ج2 ص212)
- 34 الدرر الكامنيه (ج2 ص418)
- 35 فهرس الكتاني (ج1 ص154)
- 36 العبر (ج4 ص13)
- 37 مجمع الشيوخ (ج1 ص424)
- 38 طبقات فقهاء الشافعيين (ج2 ص424)
- 39 البهاريه والنهاييه (14 ص42)
- 40 ان الغايه من كتب "الابعيينات" ان يجمع المحدثين حديثا في موضوع معين۔
- 41 مستفاد الرحله والاغتراب (ص46)
- 42 نوات الوفيات (ج2 ص351)
- 43 مستفاد الرحله والاغتراب (ص47)
- 44 وهو الكتاب الذي نختقه ويأتي الحديث عنه
- 45 المنهل الصافي (ج7 ص371)
- 46 المنهل الصافي (ج7 ص371)
- 47 برناج الواودي آشي (ص150) و نوات الوفيات (ج2 ص410) والدرر الكامنيه (ج2 ص418) طبقات الاسنوي (ج1 ص280)
- 48 كانت هناك حلقات للحديث تسمى (المواعيد) وكانت هذه الحلقات تسمى باسماء المدرسين الذي يتلون التدریس فيها۔ انظر: نشاة الكليات لجورج مقدسي (ص26)

49 سيرت نبوی کے قدیم واولین مآخذ اور ان کا تنقیدی جائزہ، ڈاکٹر تقی الدین ندوی، معارف دارالمصنفین، ص۳۳

50 لعمري الكبير سليمان بن أحمد بن أيوب أبو القاسم الطبراني: باب الهاء، من اسمه هند، ج: ٢٢، ص: ١٥٥، رقم الحديث: ٢١٣، مكتبة العلوم والحكم الموصل، الطبعة الثانية، ١٣٠٢ هـ
51 لم اطلع على هذا القول۔

52 روايات میں اس مقام پر الفاظ مختلف ہیں، بعض روایات میں "من طرف الغابة" اور بعض میں "من ثلثة الغابة" کے ہیں، اور دونوں کے معنوں میں کوئی مغایرت بھی نہیں ہے، اس لئے کہ ثلثة اور طرفاء ایک درخت کے دو نام ہیں یا ایک جیسے دو درختوں کے نام ہیں، عمدہ لکڑی والے اور کانٹے دار نہیں ہوتے، البتہ فرق اتنا ہے کہ "ثلث" نامی درخت بڑا بھی ہے، اور ریتلی زمین پر آتا ہے، البتہ "الغابة" شام کی طرف سے عوالی مدینہ کے قریبی جگہ کو بولا جاتا ہے، اور بحرین میں بھی ایک جگہ کا یہی نام ہے۔ (فتح الباری لابن حجر العسقلانی: ج: ٢، ص: ٣٩٩)

53 الطبقات الکبری لابن سعد: باب ذکر منبر رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم، ج: ١، ص: ٢٢٩۔

54 السنن الکبری للبخاری: باب المنبر، ج: ٢، ص: ٢١٠، رقم الحديث: ٣٢٨٨، و سنن الکبری للبیہقی: کتاب الحج، باب منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج: ٥، ص: ٢٢٤، رقم الحديث: ١٠٥٨٥، و مسند احمد بن حنبل: باب مسند المکثرین من الصحابة، فصل فی مسند ابی ہریرة رضی اللہ تعالی عنہ، ج: ٢، ص: ٥٣٢، رقم الحديث: ١٠٩٢١۔

55 السنن الکبری للبخاری: باب المنبر، ج: ٢، ص: ٢١٠، رقم الحديث: ٣٢٨٤، و سنن الکبری للبیہقی: کتاب الحج، باب منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج: ٥، ص: ٢٢٤، رقم الحديث: ١٠٥٨٤۔

56 البخاری: ابواب التطوع، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ج: ١، ص: ٣٩٩، رقم الحديث: ١١٣٨، و صحیح المسلم للنبیہ: ابوری: کتاب الحج، باب ما بین القبر والمنبر، ج: ٢، ص: ١٢٣، رقم الحديث: ٣٣٣٦، و السنن الکبری للبخاری: باب المنبر، ج: ٢، ص: ٢١٠، رقم الحديث: ٣٢٩٠، و سنن الکبری للبیہقی: کتاب الحج، باب منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج: ٥، ص: ٢٢٤، رقم الحديث: ١٠٥٨٤۔

57 البخاری: ابواب التطوع، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ج: ١، ص: ٣٩٩، رقم الحديث: ١١٣٨، و صحیح المسلم للنبیہ: ابوری: کتاب الحج، باب ما بین القبر والمنبر، ج: ٢، ص: ١٢٣، رقم الحديث: ٣٣٣٦۔

58 یہ وہ عمامہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ ﷺ کو ہبہ کیا تھا، اور کبھی اتفاقاً حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اس وقت تشریف لاتے جب آپ ﷺ "سحاب" نامی عمامہ پہنا ہوتا، تو آپ ﷺ فرمایا کرتے "انکم علی" فی السحاب "یعنی علی رضی اللہ تعالی عنہ تمہارے پاس "سحاب" بادلوں میں آئے ہیں، اور مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحاب نامی وہ عمامہ ہوتا جو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کو ہبہ کیا تھا۔ (السیرة الحلبيّة: ج: ٤، ص: ٦٨)

59 أسد الغابة لابن الأثير: باب ذكر لباسه وسلاحه ودوابه صلي اللہ علیہ وسلم، ج: ١، ص: ١٨۔

60 قدمر تخریج فی اول الباب۔

61 السیرة النبویة للذہبی: باب فی ملابسه صلي اللہ علیہ وسلم، ج: ١، ص: ٣١١، سبل الهدی والرشاد لصلواتہ: الباب الثالث فی قلنسوته صلي اللہ علیہ وسلم، ج: ٤، ص: ٢٨٥۔

- 62 المطالب العارفة بزوائد المسانيد الثمينة لابن حجر العسقلاني: باب استحباب ترك التعم والترفة، ج: ٢٠، ص: ٣٣١، رقم الحديث: ٢٢٢١، والسير النبوية للذهبي: باب في ملابسه صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٣١٢، والطبقات الكبرى لابن سعد: باب ذكر أصفان لباسه صلى الله عليه وسلم، أيضا وطولها وعرضها، ج: ١، ص: ٢٥٨.
- 63 اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم للاصم جہانی: باب صفة خرداء صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٢٨٩، رقم الحديث: ٢٦٦، سبل الهدى والرشاد لصلح: الباب التاسع في ازاره ولحفته وكسائه وردائه وبريقه وخصيته وشملته، ج: ٤، ص: ٣٠٤، والطبقات الكبرى لابن سعد: باب ذكر أصفان لباسه صلى الله عليه وسلم، أيضا وطولها وعرضها، ج: ١، ص: ٢٥٤.
- 64 سنن ابی داؤد للسخستانی: کتاب الصلاة، باب الصلاة على الصبر، ج: ١، ص: ٢٣٩، رقم الحديث: ٦٥٩.
- 65 مائل الحمدية والنصائل المصطفوية للترمذي، ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ: باب ماجاء في ذكر خاتم النبي صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ١١٤، رقم الحديث: ١٠٦٠، وسنن النسائي: باب صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم، ج: ٨، ص: ١٠٣، رقم الحديث: ٥١٩٦.
- 66 البخاري للامام محمد بن اسماعيل: كتاب اللباس، باب استحاذ الخاتم ليختم به الشئ أو يكتب به، ابی اهل الكتاب وغيرهم، ج: ٥، ص: ٢٢٠٥، رقم الحديث: ٥٥٣٤، وصحيح المسلم للنبيه ما يوري، مسلم بن الحجاج، كتاب اللباس والزينة، باب في استحاذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتمها أراد أن يكتب ابی العجم، ج: ٦، ص: ١٥١، رقم الحديث: ٥٦٠١، دار الأفاق الجديدة - بيروت.
- 67 براريس (باء كاسره)، همزه كافتحة اور راء كاسره كساته پڑھا جائے گا) بر عربي میں کنواں كوبولا جاتا ہے، اور "اريس" مدینہ كے قریب قباء كے علاقے میں ایک باغ كا نام ہے، اس میں واقع كنواں كو "براريس" بولا جاتا ہے۔ (فتح الباری لابن حجر العسقلانی: ج: ٢١، ص: ٥٤)
- 68 الجامع صحیح البخاری للامام محمد بن اسماعیل أبو عبد اللہ البخاری الحنفی، كتاب اللباس، باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثية أسطر، ج: ٥، ص: ٢٢٠٥، رقم الحديث: ٥٥٣٠، دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، ١٢٠٤هـ، والسنن الكبرى للنبيه ما يوري، ابی عبد الرحمن أحمد بن شعيب: كتاب الزينة، باب طرح الخاتم وترك لبسه صلى الله عليه وسلم، ج: ٥، ص: ٢٠٨، رقم الحديث: ٩٥٣٨، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان ١٢١١هـ، والطبقات الكبرى لابن سعد: ذكر ما صار إليه أمر خاتمته صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٢٤٦.
- 69 الجامع صحیح البخاری للامام محمد بن اسماعیل أبو عبد اللہ البخاری الحنفی، كتاب اللباس، باب قبالة في نعل ومن رأى قبالة واحدا واسعا، ج: ٥، ص: ٢٢٠٠، رقم الحديث: ٥٥١٩، دار ابن كثير، اليمامة - بيروت، ١٢٠٤هـ، مروى عن حجاج بن منهل، وسنن ابی داؤد، للسخستانی، سليمان بن الأشعث ابی داؤد: كتاب اللباس، باب في الاتعال، ج: ٣، ص: ١١٤، رقم الحديث: ٢١٣٦، دار الفكر، عن مسلم بن ابراهيم، والشئ مسائل الحمدية والنصائل المصطفوية للترمذي، ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ: ج: ١، ص: ٨٤، رقم الحديث: ٤٦٠، باب ماجاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم، مؤسسة الكتب الثقافية، - بيروت، ١٢١٢هـ، عن ابی داؤد الطيالسي، ومصنف ابن ابی شيبه مية لأبي بكر عبد الله بن محمد بن ابی شيبه مية الكوفي، كتاب العقيق، باب في صفة نعلهم كيف كانت، ج: ٥، ص: ١٤٦، رقم الحديث: ٢٣٩٣٨، مكتبة الرشد، الرياض، ١٢٠٩هـ، مروى عن يزيد بن هارون.
- 70 الطبقات الكبرى لابن سعد: ذكر نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٤٨، وجامع الأصول في أحاديث الرسول للجزري، المبارك بن محمد، ابن الأثير: الكتاب الاول في اللباس، الفصل الثامن في النعال والاتعال، ج: ١٠، ص: ٦٥٣، رقم الحديث: ٨٢٨١، عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى

71 الطبقة مات الكبيرى لابن سعد: ج: ١، ص: ٤٧٨، والسيرة النبوية لمذهبي، شمس الدين بن عثمان: سابقاً آتفاً، وسبل الهدى والرشاد للصالح: ج: ٤، ص: ٣١٤-

72 الطبقات الكبيرى لابن سعد: باب ذكر سواك رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٣٩٣-

73 الطبقات الكبيرى لابن سعد: باب ذكر مشط رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وكحلته ومرآته وقدمه، ج: ١، ص: ٢٨٣، وسبل الهدى والرشاد للصالح: ج: ٤، ص: ٣٢٥، والسيرة النبوية لمذهبي، شمس الدين بن عثمان: باب باب مشطه وكحلته ومرآته وقدمه، ج: ١، ص: ٣٢٠-

74 الطبقات الكبيرى لابن سعد: باب ذكر مشط رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وكحلته ومرآته وقدمه، ج: ١، ص: ٢٨٣،

75 شعب الإيمان للبيهقي، أحمد بن الحسين الأربعون من شعب الإيمان وهو باب في الملابس والزى والأواني وما يكره منها، فصل في أكرام الشعر وتدخينه واصلاحه، ج: ٥، ص: ٢٢٦، رقم الحديث: ٦٣٦٣، دار الكتب العلمية - بيروت، ١٤١٠هـ، والطبقات الكبيرى لابن سعد: باب ذكر مشط رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وكحلته ومرآته وقدمه، ج: ١، ص: ٢٨٣-

76 والشماكل الحمديّة والحصائل المصطفوية للترمذي، أبي عيسى محمد بن عيسى، ج: ١، ص: ٦٦، رقم الحديث: ٥٢٠، باب ما جاء في كل رسول الله صلى الله عليه وسلم، مؤسسة الكتب الثقافية، - بيروت، ١٤١٢هـ، ووجع الزوائد ومنتج الفوائد للهيثمي، علي بن أبي بكر: كتاب الطب، باب ما جاء في الاثمد والاتجال، ج: ٥، ص: ١٢٢، رقم الحديث: ٨٣٥٣، دار الفكر، بيروت، طبعة ١٤١٢هـ، وليس فيهما هذا "وانه في خير كما لكم" الا في السيرة الحلبية للحلي، علي بن برهان، ج: ١، ص: ٦٨-

77 كنز العمال للهيثمى الهندي، علاء الدين علي بن حسام الدين: كتاب الزينة والتجميل، باب في الاكمال، من اللحن، والقصر، والتقصير، ج: ٦، ص: ٩٤٣، رقم الحديث: ٤٢٢٨، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٩هـ، والطبقات الكبيرى لابن سعد: ج: ١، ص: ٢٢٩، وسبل الهدى والرشاد والصالح: ج: ٤، ص: ٣٢٨، جماع أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم في سيرته وخصال الفطرة، الباب الخامس في قصه صلى الله عليه وسلم شارب، ونظيره، وكذا اخذه من لحيته الشريفة صلى الله عليه وسلم، ان صح الخبر، وسيرته في شعر رأسه، ج: ٤، ص: ٣٢٨-

78 كنز العمال للعلامة لعلاء الدين الهندي: كتاب الثالث من حرف التميمين، باب الزينة والتجميل، ج: ٤، ص: ٢٣٢، رقم الحديث: ١٨٣١٥، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٩هـ

79 ايضاً: ج: ١، ص: ٢٢٣

80 الطبقات الكبيرى لابن سعد: باب ذكر شيب رسول الله، صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٢٣١-

81 مسند الإمام أحمد بن حنبل: مسند المكثرين من الصحابة، باب مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنها، ج: ٣، ص: ٢١٦، رقم الحديث: ١٣٢٨٦

82 الطبقات الكبيرى لابن سعد: باب ذكر من قال خضب رسول الله، صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٢٣٨-

83 سنن أبي داود وأبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني: كتاب التجميل، باب ما جاء في الخضب، ج: ٢، ص: ١٣٤، رقم الحديث: ٢٢٠٨، دار الكتاب العربي - بيروت، ومسند الإمام أحمد بن حنبل: مسند المكثرين من الصحابة، باب مسند أبي ربيعة رضي الله تعالى عنه، ج: ٢، ص: ٢٢٦، رقم الحديث: ١٠٩٠٤-

84 البخاري: كتاب في اللباس، باب في الخضب، ج: ٥، ص: ٢٢١٠، رقم الحديث: ٥٥٥٩، والجامع الصحيح للترمذي للإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي: كتاب اللباس، باب ما جاء في الخضب، ج: ٢، ص: ٢٣٢، رقم الحديث: ٤٥٢٠، دار إحياء التراث العربي - بيروت وشعب الإيمان للبيهقي، أحمد

- بن الحسين: الأربعون من شعب الإيمان وهو باب في الملابس والزي والأواني وما يكره منها، فصل في الخضاب، ج: ٥، ص: ٢١١، رقم الحديث: ٦٣٩٦، دار الكتب العلمية - بيروت ١٤١٠هـ
- 85 والنسائي: المصنف من السنن، لأحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن النسائي: كتاب الزينة، ج: ٨، ص: ١٣٤، رقم الحديث: ٥٠٤٣، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، ١٤٠٦م، ومسند أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى أبو يعلى الموصلي التميمي: من مسند الزبير بن العوام، ج: ٢، ص: ٢٢٢، رقم الحديث: ٦٨١، دار المأمون للتراث، ١٤٠٢هـ
- 86 الجامع الصحيح سنن الترمذي للإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي: كتاب اللباس، باب ما جاء في الخضاب، ج: ٢٠، ص: ٢٣٢، رقم الحديث: ٤٥٣٠، دار إحياء التراث العربي - بيروت و سنن أبي داود لأبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني: كتاب الترتل، باب ما جاء في خضاب الصفرة، ج: ٢، ص: ١٣٩، رقم الحديث: ٢٢١٣، دار الكتب العربي - بيروت
- 87 الطبقات الكبرى لابن سعد: ذكر ما قال رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وأصحابه في تغيير الثياب وكرهه الخفض ماب بالسواد، ج: ١، ص: ٢٣٩ - أمالي الجاهلي، الحسين بن إسماعيل بن محمد بن إسماعيل الجاهلي: باب إن أحسن ما غير تم به، ج: ١، ص: ٢٦٥، رقم الحديث: ٢٥٥ -
- 88 الطبقات الكبرى لابن سعد: ذكر ما قال رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وأصحابه في تغيير الثياب وكرهه الخفض بالسواد، ج: ١، ص: ٢٤٠ -
- 89 البخاري: كتاب في اللباس، باب في الخفض ماب، ج: ٥، ص: ٢٢١٠، رقم الحديث: ٥٥٥٩، والنسائي: المصنف من السنن، لأحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن النسائي: كتاب الزينة، باب الأمر بالخضاب، ج: ٨، ص: ١٨٥، رقم الحديث: ٥٢٣١، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، ١٤٠٦م
- 90 الطبقات الكبرى لابن سعد البه مري: باب ذكر ما قال رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وأصحابه في تغيير الثياب وكرهه الخفض ماب بالسواد، ج: ١، ص: ٢٣١، دار صادر، بيروت
- 91 سنن أبي داود لأبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني: كتاب الترتل، باب ما جاء في خضاب الصفرة، ج: ٢، ص: ١٣٩، رقم الحديث: ٢٢١٣، دار الكتب العربي - بيروت
- 92 أيضاً
- 93 صحيح المسلم، الجامع الصحيح للنبيه يابوري، مسلم بن الحجاج، كتاب الفضائل، باب في باب في صفة النبي - صلى الله عليه وسلم - وأنه كان أحسن الناس وجهاً، ج: ٤، ص: ٨٣، رقم الحديث: ٢١١١، دار الأفاق الجديدة - بيروت، والجامع الصحيح سنن الترمذي للإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي: كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم، ج: ٥، ص: ٥٩٨، رقم الحديث: ٣٦٣٥، دار إحياء التراث العربي - بيروت
- 94 مسائل الحمديّة والخصائل المصنفة لطفوية الترمذي، أبي عيسى محمد بن عيسى، ج: ١، ص: ٥٥، رقم الحديث: ٣٠٠، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، مؤسسة الكتب الثقافية، - بيروت، ١٤١٢هـ
- 95 مسائل الترمذي: باب ما جاء في لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٤٥، رقم الحديث: ٦٥، والمصنف من السنن للبيهقي، كتاب الزينة، باب اتخاذ الشعر، ج: ٨، ص: ٤٩، رقم الحديث: ٥٠٦٢
- 96 الطبقات الكبرى لابن سعد البصرى: باب ذكر شعر رسول الله، صلى الله عليه وسلم، ج: ١، ص: ٢٢٨، دار صادر، بيروت
- 97 مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للعلامة نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي: كتاب البيوع، باب كسب الحجام وغيره، ج: ٢، ص: ١١٠، رقم الحديث: ٦٣٣٤، دار الفكر، بيروت، طبعة ١٤١٢هـ وفيه "كم ضريبتك مكان" كم خراجك -

- 98 السنن الکبریٰ لأبی بکر أحمد بن الحسن بن علی المصطفیٰ: کتاب الضعیاء، باب الرخصة فی کسب الحجام، ج: 9، ص: 338، رقم الحدیث: 2000، مجلس دائرة المعارف النظامية، کاتبه فی الهند، سبلة حیدرآباد 1334ھ وفيه "آجره" مکان "اعطاه آجره"۔
- 99 الطبقات الکبریٰ لابن سعد البصری: ذکر حجة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج: 1، ص: 433، دار صادر، بیروت۔
- 100 السیرة النبویة لشمس الدین بن عثمان الذہبی: باب سلاحه وادبه وعتبه، ج: 1، ص: 321۔ وسبل الهدی والرشاد، فی سیرة خیر العباد، و ذکر فضائله و اعلام نبویه و افعاله و احواله فی المبدأ أو المعادل محمد بن یوسف الصالحی الشامی: کتاب جماع آلات حربہ صلی اللہ علیہ وسلم، و الباب الثاني فی سیوفه صلی اللہ علیہ وسلم، ج: 2، ص: 363۔ و زاد المعاد فی هدی خیر العباد ل محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قییم الجوزی، فصل: فی ذکر سلاحه و افعاله صلی اللہ علیہ وسلم، ج: 1، ص: 130، مؤسسة الرسالة، بیروت۔ مکتبة المنار الاسلامیة، لکھنؤ۔
- 101 السیرة النبویة لشمس الدین بن عثمان الذہبی: باب سلاحه وادبه وعتبه، ج: 1، ص: 322۔ وسبل الهدی والرشاد، فی سیرة خیر العباد، و ذکر فضائله و اعلام نبویه و افعاله و احواله فی المبدأ أو المعادل محمد بن یوسف الصالحی الشامی: کتاب جماع آلات حربہ صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع فی دروعه، و مغفره، و بیضته، و منطقه صلی اللہ علیہ وسلم، ج: 2، ص: 368۔
- 102 زاد المعاد فی هدی خیر العباد ل محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قییم الجوزیة، فصل فی ذکر سلاحه و افعاله صلی اللہ علیہ وسلم، ج: 1، ص: 126، مؤسسة الرسالة، بیروت۔ مکتبة المنار الاسلامیة، لکھنؤ، 1415ھ / 1993موسل الهدی والرشاد، فی سیرة خیر العباد، و ذکر فضائله و اعلام نبویه و افعاله و احواله فی المبدأ أو المعادل محمد بن یوسف الصالحی الشامی: کتاب جماع آلات حربہ صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الأول فی قبه صلی اللہ علیہ وسلم، ج: 2، ص: 363۔
- 103 اوقیہ عربی زبان و قیہ سے نکلا ہے اور مشہور وزن ہے، جس کی جمع اوقیہ ہے۔ جو اکثر عرب اور اسلامی اصطلاحات میں استعمال ہوتا ہے۔ فقہاء کے نزدیک ایک اوقیہ 40 درہم کا ہوتا ہے، جو 7 مثقال کے برابر ہے جبکہ ایک درہم 3.17 گرام کے برابر ہے تو اس حساب سے جدید وزن = میں $126.8 = 40 \times 3.17$ گرام بنتے ہیں۔ ایک اوقیہ رطل کا $12/1$ حصہ بنتا ہے جبکہ اس حساب سے جدید اوزان میں 200 گرام کے برابر ہے۔ احناف کے = نزدیک اوقیہ 200.8 گرام کے برابر ہے۔ کچھ فقہاء کے نزدیک اس کا وزن 201 گرام ہے۔ اختلاف کی وجہ ہر فقہی مکتب فکر کے نزدیک درہم کی مقدار ہے۔ ایک اوقیہ 40 درہم کا پانچ اوقیہ 200 درہم ہوئے اور دس درہم سات مثقال کے اور ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا اس حساب سے دو سو درہم باون تولہ چھ ماشہ ہوئے یہ چاندی کا نصاب ہے، درہم کی قیمت کا اعتبار نہیں وزن کا لحاظ ہے۔ ایک اوقیہ سواتین تولہ کا ہوتا ہے۔ یہ زکوٰۃ کے نصاب کا حساب ہوا، اگر بارہ اوقیہ مہر کا حساب لگانا ہو تو تقریباً، 280 درہم جو 39 تولہ اور گرام کے حساب سے 2309.6 گرام بنتا ہے۔ از تحویل الموازن والمکابیل الشرعیۃ الی المقادیر المعاصرۃ لعبد اللہ بن سلیمان المنیع، ج: 1، ص: 26۔
- 104 ابن الاثیر کا سلسلہ نسب یوں ہے کہ "علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزیری"، ان کی کنیت ابو الحسن، عز الدین اور ابن الاثیر آتی ہیں، تاریخ پیدائش 555ھ بتائی جاتی ہے۔ تاریخ کے امام، انسب و قبائل عرب کے خوب ماہر، اور لغت و ادب کے عالم جانے جاتے ہیں، جزیرہ ابن عمر میں پیدائش ہوئی، موصل کے علاقے میں مستقل قیام پذیر رہے، اور کسب علم کے لئے ارد گرد کے بلاد کے کافی اسفار کیے، پھر دوبارہ موصل ہی میں رہائش پذیر رہے، اور فضلاء اور ادباء کے ایک جم غفیر کو اپنے علم سے سیراب کیا، اور موصل ہی میں وفات پائی۔ اور تاریخ وفات 630ھ ہے۔ بہت ساری کتب تحریر فرمائی، جن میں مشہور یہ ہیں: پانچ ضخیم جلدوں میں "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ"، اور "الکامل" جس کتاب کو اپنی وفات سے ایک سال مکمل فرمایا، جو بارہ جلدوں میں ہے۔ اسی طرح انسب و قبائل کا جس کتاب میں تذکرہ ہے وہ "اللباب" ہے، تاریخ الدولۃ

التابكية، بلاغت کے عنوان پر "المجامع الكبير"، اور "تاريخ الموصل" جس کتاب کو آپ مکمل نہیں کر سکے، جیسی کتب آپ کی شاہکار تصانیف ہیں۔ از
الاعلام للزرکلی: ج: ۹، ص: ۴۰۵

105 اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابی الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم الجوزی ابن الاثیر: ذکر لباسہ وسلاحہ ودوابہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج: ۱، ص: ۱۸

106 المعجم الكبير لسلیمان بن أحمد بن ایوب أبو القاسم الطبرانی: باب العین، احادیث عبداللہ بن العباس بن عبدالمطلب، ج: ۱۱، ص: ۱۱۱، رقم

الحديث: ۱۱۲۰۸، مکتبۃ العلوم والحکم الموصل، الطبعة الثانية، ۱۴۰۳ھ

107 السنن الكبير لابی بکر أحمد بن الحسين بن علي المصطفي: کتاب السبع والرمل، باب ماجاء فی تسمیة البهائم، ج: ۱۰، ص: ۲۵، رقم

الحديث: ۲۰۲۹۷، مجلس دائرة المعارف النظامية الكابنة فی الهند بلدة حیدرآباد ۱۳۴۲ھ

108 مقوقس شہ مصر کا نام جرج بن متی تھا، جس کا لقب مقوقس تھا۔ اور جو مصر و اسکندریہ میں قبطیوں کا آخری فرمان روا "مقوقس" بادشاہ

تھا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خط لکھا جس میں یہ قلمبند تھا کہ میں آپ کی خدمت میں دو لونڈیاں بھیج رہا ہوں جنہیں قبطیوں میں بڑا

مرتبہ حاصل ہے، کپڑے بھیج رہا ہوں، اور آپ کی سواری کے لیے ایک خچر بھی ہدیہ کر رہا ہوں اور آپ پر سلام۔ اسلام کی طرف مائل تھا لیکن

اسلام نہ لایا۔ دونوں لونڈیاں ماریہ اور سیرین تھیں۔ خچر کا نام ڈلدل تھا۔ جو معاویہ کے زمانے تک باقی رہا۔ جب ہرقل روم کو مقوقس کے

تحائف کی اطلاع ملی تو مقوقس کو معزول کر دیا جب عمرو بن العاص نے مصر فتح کیا تو اسے بحال کر دیا وہ ہر بات مسلمانوں کے مشورے سے کرتا تھا۔ از

الہدایة والتهیئة لابن کثیر: ج: ۴، ص: ۱۸۰۔

109 لم اجده عن قدامتہ بن عبد اللہ

110 ذی جدر قباء کی ایک بستی جو مدینہ منورہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عیر میں واقع ہے۔ از الطبقات الاکبر یلابن سعد: ج: ۲، ص: ۹۳۔

111 مدینہ منورہ کی جنوبی طرف میں واقع پہاڑ جس سے مدینہ منورہ کی حدود شروع ہوتی ہے "جبل عیر" کہلاتی ہے، یہ مشرق سے مغرب تک لمبا

پہاڑ ہے، اس پہاڑ کی مغربی طرف ذی الخلیفہ سے جا ملتی ہے، اور اس کی مشرقی طرف "قباء" کی مغربی جانب سے نکراتی ہے۔ از مختصر کتاب

الاحادیث الواردة فی فضائل المدینة للذکور صالح بن حامد الرفاعی: ج: ۱، ص: ۵۔

112 الملکة: ۳۳

113 ترسرة النبی، لعماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید الجعفی الازدی: واما معانجہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج: ۱، ص: ۸۹، رقم الحديث: ۸۳، ۸۲